Registered

L. No. 89.

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۲۶ ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہی - ۲۹ - جون سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

ہندمیں ریلوں کی تعمیر میں بڑی ترقی ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق یکم جنوری پر ۵۲۰۵۰۰ آدمی کام کر رہے تھے جنمیں سے ۳۵۹۶۵ یورپین ۹۱۷۵ یوریشین اور باقی ماندہ سب دیسی لوگ تھے **مقام بسما** واقعہ جنوبی بابل میں شکاگو یونیورسٹی کی طرف کر جو امریکن تحقیقات تحت الارض ہو رہی ہیں اس کے متعلق بہت کر کتبے اور تختیاں برآمد ہوئی ہیں۔ اگرچہ اس کی تحقیقات اور آزمائش کے لئے ایک مدت مدید درکار ہے مگر ظاہر ہے کہ یہہ مقام قدیم زمانہ کے اشہار میں سے نہایت ہی قدیم ہے کیونکہ اُن یافتوں میں سے بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سن مسیحی سے ۴ ہزار برس پیشتر کے ہیں۔ **حال میں** فرانس کے اندر ایک عجیب شادی ہوئی ہے کہ تین بھائی تین بہنوں سے بیاہے گئے اور بھائیوں (سوہروں) کی بہنوں کی شادی (بہنوں) یعنی دلہنوں کے بھائیوں سے ہوئی دلہوں اور دلہنوں کی عمریں بالکل ایک ہیں۔ انہوں نے گرجہ میں ایک صف باندھکر باہم بات چیت کی **سان فرانسسکو** کے ایک باشندہ نے ایک اڑنے کی کل ایجاد کی ہے۔ یہہ پرندہ کی مشابہ ہے اور ہاتھ پاؤں سے چلائی جاتی ہے۔ **۱۲ر جون** کی شام کو لودیانہ کے سرکاری باغ پبلک میں سردار گھمیر سنگھہ کی الوداعی پارٹی ہوئی شہر کے اکثر سول افسر اور وکلا حاضر تھے۔ **بڑی خوشی کی خبر** ہے کہ کانگرس کے آیندہ جلسہ کے پریزیڈنٹ سر کنور ہرنام سنگھہ اہلووالیہ مقرر ہوئے ہیں۔ یہہ سردار صاحب مسیحی ہیں اور بڑے خلیق اور دھن دوست اور قوم کے بڑے حامی ہیں۔ **سٹینڈرڈ** کے بیان کے مطابق لارڈ کچنر کے بعد سنہ ۱۹۰۹ء میں جنرل سر جان فرنچ صاحب مامور ہوں گے۔ **یمن میں ترکی** فوج کی کئی ایک کمپنیوں نے اپنے گھروں کو واپس چلے جانیکی ٹھان لی اور جب انہوں نے ساحل کیطرف جانیکی کوشش کی تو احمد پاشا نے توپخانہ سے انکی خوب گت بنائی اور باغیوں میں سے چند اشخاص ہی جانبر ہوئے۔ **ایک خاندان** کے چار بچے تھے اور ان میں سے ہر ایک نے انگریزی سنڈے سکول میں حاضر باشی کی بڑی عمدہ نظیر پیش کی ہے۔ سب سے بڑی لڑکی پندرہ برس کے عرصہ میں ایک دفعہ بھی غیر حاضر نہیں ہوئی۔ اسکی ہمشیرہ بارہ برس میں ایک دفعہ بھی غیر حاضر نہیں ہوئی۔ اور اس کے دو بھائی برابر ۱۳ اور ۱۱ برس تک علی الترتیب حاضر ہوتے رہے ان سبھوں نے سوائے ایک مرتبہ کے بہ حیثیت مجموعی ۵۱ برس میں ایک دفعہ بھی سکول سے غفلت نہیں کی۔ **چھاؤنی** رڑکی کے مجسٹریٹ نے ایک خفیف سے ریلوے جرم کی پاداش میں پانچ اور سات سال کے کئی بچوں کو پچیس پچیس ضرب بید کی سزا دی۔ ڈاکٹر نے بھی لکھہ دیا تھا کہ بچے اس قدر سخت سزا برداشت نکر سکینگے۔ افسوس ہے ایسے بیدرد اور بے پرواہ مجسٹریٹ پر۔ **زار روس** نے بمبئی میں اپنا مستقل سفیر مقرر کردیا ہے روسیوں کو ہندوستان کی سیر و سیاحت میں اب کسی قسم کی دقت پیش نہ آیا کریگی۔ **جاپان** کا ایک جہاز بحر کوریا میں ایک بحری کان کے ساتھہ ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا اور پچاس جانوں کا نقصان ہوا۔ **۳۰ رمئی** کو یونائیٹڈ فری چرچ اسمبلی نے پریوی کونسل سے اس امر کی درخواست کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے کہ ہمکو اختیار دیا جائے کہ ہم اپنے کالجوں میں ڈیوٹی کی ڈگریاں دیا کریں۔ **ترکی گورنمنٹ** نے جرمن کے ایک جہاز اڈیسیوس کو قسطنطنیہ سے ۲ میل کے فاصلہ پر کالوک بندرگاہ میں روک جانے کے سبب سے ۳۵۰ پونڈ عوضانہ دیا ہے۔ **محمڈن** ڈیفینس ایسوسی ایشن نے سر بی فلر صاحب کے شکریہ کا ایک رزولیوشن پاس کیا ہے کیونکہ صاحب موصوف نے انکو مشرقی بنگال اور آسام کی ملازمت میں یکساں حقوق دیئے ہیں۔ اور انکی بہبودی ہمیشہ مسٹر فلر کی زیر نظر رہتی ہے۔ **اسلامیہ کالج لاہور** کے ڈاکٹر عبدالغنی صاحب جو قبل ازیں امیر کابل کے پرائیویٹ سکرٹری رہ چکے ہیں اور جنکی تفویض میں امیر صاحب کا انگریزی دفتر تھا اپنے ماسبق منصب پر واپس بلائے گئے ہیں۔ **لنڈن** کی خبر ہے کہ جو چنارہ مبلغ ۱ ہزار پونڈ کا سان فرانسسکو کے مصیبت زدگان زلزلہ کی امداد کے لئے دیا جانا موعود تھا اور جس کے لینے کا انکار کیا گیا تھا وہ اب آخرکار منظور ہو گیا۔ **نظام الملک** مراد آباد لکھتا ہے کہ خبروں کے رخ بتارہے ہیں کہ جاپان اور روس میں پھر کچھہ جنگی چھیڑ چھاڑ کے آثار نمایاں ہوتے جاتے ہیں۔ روسیوں کے ایسے خیال معلوم ہوتے ہیں کہ منچوریا میں پھر وہ اپنا کچھہ رنگ دکھائیں اور جاپانی کوریا پر پریکٹیٹ قبول نہیں کرتا روس اس بات کا منتظر ہے کہ جاپانی پہلے ملک خالی کریں اور جاپانی اس بات کے خواہاں ہیں کہ پہلے روس اُس ملک کو خالی کرے۔ **کلکتہ** میں ایک روسی بنک ایک کثیر التعداد سرمایہ سے قائم کیا گیا ہے۔ **افغانستان کے اشہار** ہلمند، جوزی، ہید سرد، دیدلولی اور راضی خان میں سوتی اور ریشمی کپڑوں کے کارخانہ قائم ہوگئے ہیں اور نہایت عمدہ کپڑے تیار ہونے لگ پڑے ہیں۔ امیر کابل نے کاریگروں کے لئے انعامات اور تحفے ارسال کردیئے ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ایک ضروری تصحیح۔ گذشتہ ہفتہ کے پرچے میں ہمنے سی۔ بی۔ ہائی سکول کے ماسٹر راودھاکشن صاحب کی نسبت جو لکھا تھا کہ انکا میلانِ طبع آریہ سماج کی طرف ضرور معلوم ہوتا ہے اب انکی زبانی معلوم ہوا کہ یہہ درست نہیں ہے آپ فرماتے میں کہ میرا آریہ سماج سے کسی قسم کا دینی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی میرا میلان طبع انکی طرف ہے۔ لہذا ناظرین اپنی رایوں کی اصلاح کرلیں اور انکو اسی پوزیشن میں سمجھیں جسمین وہ پہلے تھے اور ہم بھی انکو ایسا ہی خیال کرینگے یہہ ضروری امر ہے۔

اخبار پرکاش لاہور۔ اس نام کے ایک آریہ اخبار سے پنجاب کی پبلک اور خصوصاً آریہ پبلک بھلا کب ناواقف ہوگی۔ اس نے اخباری دنیا میں قدم رکھتے ہوئے اپنے نہواسے کو بڑی متانت اور دلیری اور آزادگی اور سرگرمی سے پورا کیا اور ابتک کر رہا ہے انصاف اور اخلاق کو ہاتھ سے آجتک نہیں دیا کبھی کے مذہبی مسایل پر کبھی طنز آمیز اور غیر مہذبانہ حملہ نہیں کیا۔ حق بات کو پرکاش کرنے سے خواہ وہ آریہ سماجیوں ہی کی کیوں نہ ہو اپنے آپ کو اسم بامسمّیٰ ثابت کیا۔ اخلاق کو اپنے قول و عمل سے پورا کیا۔ اس کے ضمن میں ہمارے معزز اور لایق ایڈیٹر نے وہ اولوالعزم اور قابل تعریف کام کیا جو ہندوستان کے غیر مسیحی مہذب سے مہذب اور ملک کے سب سے بڑے خیر خواہ اخبارات نے بھی جو پبلک کی ذہنی طبعی اور اخلاقی خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں آجتک نہیں کیا۔ تہذیب النسوان بہ سبب زنانہ اخبار ہونے کے اس سے مستثنیٰ ہے۔ یعنی اس نے اپنے اخبار میں سے ہر قسم کے گندے اور مخرب اخلاق اور فریب دہ اشتہارات قطعاً خارج کردیئے ہیں۔ ابھی بھی غیر مسیحی پبلک خصوصاً آریہ سماجی بھائی اسکی قدر نہ کریں تو افسوس ہے۔ واقعی آریہ سماجی اخبارات میں سے یہی اخبار سب سے افضل ہے۔ پولیٹکل معاملات کو بخوبی سمجھتا ہے۔

خوفناک مباحثہ۔ ہمارے معزز بھائی یوحنا خان سکنہ سہارنپور نے یہہ مباحثہ بڑی لیاقت اور صحت کے ساتھ لکھا ہے۔ ہم ان کے ساتھ کامل اتفاق ہے۔ ہم خود اس مسئلہ پر لکھ رہے تھے کہ یہہ مضمون آدمکا اور ہمنے اس کو از اول تا آخر بغور مطالعہ کر کے قلم ہاتھ سے چھوڑ دیا کہ ایک ہی مضمون پر دو متفق الرائے آرٹیکل لکھنا فضول اور محض تضیع اوقات ہے۔ ناظرین جو اس مضمون کو بغور پڑھینگے وہ معلوم کرینگے کہ کثرت ازدواج بائیبل میں ہرگز ممنوں نہیں ہے اس مسئلہ پر ہم اسی مضمون کو کافی سمجھتے ہیں۔

نوجوانون کا رہنما۔ یہہ کتاب ایک انگریزی ڈاکٹر صاحب کی تصنیف اور ایک پنجابی گریجویٹ کا اردو ترجمہ ہے جو پنجاب ریلجس بک سوسایٹی لاہور کی طرف سے شایع ہوا ہے اور بقیمت ایک روپیہ سوسایٹی مذکور سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ اس کتاب میں نوجوانوں کے لئے جنہوں نے عرصہ رجولیت میں ابھی قدم ہی رکھا ہے ہر قسم کی ضروری مفید اور کافی ہدایات درج ہیں۔ جن خرابیوں اور غلط کاریوں میں نوجوان بسا اوقات مبتلا ہو کر اپنی صحت جسمانی اور قوائے عقلی کو بگاڑ لیتے ہیں ان سے بچنے کی تدابیر اور عملی طریقے مندرج ہیں۔ طبعی ذہنی اور اخلاقی زندگیون سے کامل حظ اٹھانیکا نہایت عمدہ سبق سکھلایا گیا ہے۔ لایق مصنف نے بدلایل و تجربات ثابت کر دیا ہے کہ جس نے ناجائز اور ممنوع حرکات سے اپنے جسم اور اس کے قوائے کو خراب اور بیمار کر لیا ہو وہ ذہناً اور اخلاقاً مردہ اور بیکار ہے۔ ان زندگیوں کا تعلق اور ایک دوسری پر مبنی ہونا روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا ہے۔ واقعی یہہ کتاب نوجوانوں کی رہنما اور انکی جسمانی اور عقلی صحت کو قایم رکھنے اور نشو نما دینے والی ہے۔ نوجوانون کو اس کا مطالعہ اشد ضروری ہے۔

جاپان میں مذہبی کانفرنس۔ شہنشاہ جاپان کو اپنے ملک کی ترقی کا بڑا بھاری خیال رہتا ہے۔ ابتک اس نے مذہب کی طرف سے ایک گونہ بالکل استغنا جائز رکھی تھی مگر اب اس پہلو کیطرف بھی انہوں نے اپنی توجہ مبذول کی ہے چنانچہ اپنے ملک کی مذہبی اور اخلاقی ترقی اور استحکام کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دی ہے جو ٹوکیو میں نشست کریگی۔ اس کا خاص کام یہہ ہوگا کہ دنیا کے ہر قسم کے عقاید کی چھان بین کرتے ہوئے یہہ دریافت کرے کہ دنیا میں سب سے اچھا مذہب کونسا ہے اس خبر کو سنکر یورپ کے ہر حصہ سے رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ پادری صاحبان وہان تشریف لے جارہے ہیں۔ سلطان روم نے بھی ایک محمدی واعظ روانہ کر دیا ہے جو اسلامی عقاید اور قرآن کا ماہر ہے۔ دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ شہنشاہ صاحب کس مذہب پر صاد کرتے ہیں۔ اور کس مذہب کو راج دھرم قرار دیتے ہیں محمدی مذہب کی نسبت عیسائی دھرم جاپانیوں کی طبیعت اور طرز معاشر کے زیادہ مناسب اور مانوس معلوم ہوتا ہے ؟

یورپ کے بعض حصص میں تاحال کبوتروں سے نامہ بری کا کام لیا جاتا ہے۔

مشہور سیاح مسٹر فریڈ ٹرکی بلغاریہ اور سرویا کے درمیان جنگ چھڑنے کی پیشگوئی کرتے ہیں۔



آسام کی کھاسیہ پہاڑیوں پر ریوائیول - پادری جے پیلینگورس جونس صاحب آسام کی کھاسیہ پہاڑی پر سے وہاں کی ریوائیول کا ایک دلکش بیان لکھتے ہیں اُن میں سے ایک واقعہ کا ذکر یوں مسطور ہے کہ کھاسیہ اور جینتی پہاڑیوں پر ایک خاص ریوائیول میٹنگ ہوئی جبکہ اِس علاقہ کے تمام مختلف دیہات میں سے لوگ یسوع کے نام کی کھینچنے والی طاقت سے کھنچ کر ایک مقام میں جمع ہوگئے۔ ہر ایک شخص اس وقت روح القدس کی حضوری کو خواہ مخواہ محسوس کر رہا تھا۔ سب کے سب بڑے جوش میں آکر خوب گیتیں گا رہے تھے اور ایک ہی گیت کو بار بار دہراتے تھے۔ سبھوں کی آنکھیں بند تھیں مگر جسم گیت کے ہر ایک تان اور لہجہ پر عین موزونیت کے ساتھ حرکت کر رہے تھے۔ کہ بعض وجد میں آگئے بعض خوشی سے بھر کے رقص کر رہے تھے ایک نے بیان کیا کہ فرشتگان کا ایک جمہور ان کے ساتھ گیت گانے میں شریک ہے۔ جونہی گیت گانا بند ہوا اس مکان کی ہر سمت سے دعاؤں کی آوازیں بلند ہوئیں۔ روح کی تاثیر اور صلیب کا زور دلوں کو گداز کر رہا تھا۔ جو لوگ وجد میں تھے انہوں نے بعد ازاں کہا کہ ہمنے جماعت پر فرشتگان کو ہبوط و صعود کرتے دیکھا۔ اور بعضوں نے اس عمارت کے اوپر شعل ابر بلند اٹھتے ہوئے دیکھا۔

ایک اتوار کا ذکر ہے کہ قریب ۱۰ ہزار آدمیوں کی جماعت ایک میدان میں فراہم تھی اور خداوند کی روح دیدنی شکل میں اس جماعت پر منڈلا رہی تھی۔ اور لوگوں کو گناہ کی اور راستبازی سے اور عدالت سے قایل کر رہی تھی یہہ ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص جو اس جگہ موجود ہو خدا کی روح کی تاثیر اور اس عجیب نظارہ سے متاثر نہوتا۔ غیر اقوام کے لوگ جو اس موقع پر کھڑے اِس نظارہ کو دیکھتے تھے وہ بھی روح القدس کی اس تاثیر سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے اپنے پرانے مذاہب کو ترک کر دیا اور مسیح پاس آنے کا ارادہ کر لیا اور اس کے لئے کوشش کرنے لگے۔ ان حاضرین کی تعداد بھی ایسی بڑی تھی کہ جسکی کبھی توقع بھی نہ کی گئی تھی۔ ان میں سے ایک بوڑھے شخص نے بیان کیا کہ ہمنے صرف ۲۰۰ آدمیوں کو دعوت دینے کا وعدہ کیا اور تیاری کی تھی مگر بجائے اس کے ۴۵۰ کی دعوت ہوگئی اور سب کچھ میں خداوند نے ایسی برکت دی کہ سب کے لئے کافی ہوا۔ ایک غریب بیوہ نے پانچ شخصوں کی دعوت کی تھی مگر انکی بجائے ۲۵۰ آدمیوں کو چاول کھلاتی رہی اور اس نے اس الٰہی طاقت اور پروردگاری کی تصدیق کی۔ اور ساریپت کی بوڑھی بیوہ کی طرح بولنے کی طاقت حاصل کی کہ "میرے مٹکے کا نہ تو آٹا ختم ہوا اور نہ میرے برتن کا تیل"۔ اگرچہ اس مجمع کی روحانی ثمرات کا آیندہ کو ظاہر ہونا متوقع ہے مگر پھر بھی اِس سے کھاسیہ۔ جینتیا۔ بھوئی اور لوشائی پہاڑ یوں کے بڑے بڑے خطات میں اس کی تاثیر اور نمو اور برکات سے جا بجا سے ریوائیول پھوٹ رہے ہیں

آجکل یہاں لودیانہ میں ابھی ریوائیول۔ ریوائیول کا نعرہ۔ اور گیتوں کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ نتیجہ اور تاثیر حسب دلخواہ تاہنوز بالکل پایا نہیں جاتا شاید جلد ظہور میں آوے۔ مگر وجہ کیا ہے؟ شاید عکن کی مانند کسی کے دلمیں دنیاوی ناموری یا لالچ کا خزانہ مخفی ہو شاید مسیح کے عوض میں کسی خواہش کے بت کی پرستش ہو رہی ہے شاید جو یہاں پر ریوائیولسٹ ہونے کا دم بھرتے ہیں اپنے اندر کوئی مخفی غرض رکھتے ہیں۔ شاید اُن کو مسیح کی طاقت اور قدرت کی بہ نسبت ظاہری وسائل مثل گیتوں وغیرہ کے کسی اور قسم کی مشتعل کرنیوالی طاقت اور تاثیر پر بھروسہ ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا ترن تارن سے ایک اور اچھا گانے والا اسی غرض کے لئے بلایا گیا ہو۔ شاید کوئی شخص کلیسیا میں ایسا ہے جسکی اس کلیسیا میں سے علیحدگی کے بعد روح سے وہ تازگی بخش ایام آجاویں۔ جب ریوائیولسٹوں ہی کے گھر میں ریوائیول نہیں بلکہ اس کا عکس ہے تو بھلا کسی اور کے گھر میں اس کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ شاید ابھی ریوائیول کا موقع اور وقت نہیں۔ کاشکہ کھاسیہ اور جینتیا پہاڑیوں کا روحانی جلیل اور تشفی بخش سچا اور دیرپا نظارہ یہاں بھی ظہور میں آئے اور نہ صرف ہم سب مسیحی ہی بلکہ ہمارے کل غیر مسیحی بھائی اور لودیانہ کے باشندے جو ہمارے قرب و جوار میں اور نزدیک رہتے ہیں یہاں کی کلیسیا کے ذریعہ سے خداوند کے جلال کے نور سے مستفید ہوں؛

جاپان پر ایک لکچر - ۲۵ اپریل کو کولار مشن انسٹیٹیوٹ میں بصدارت پادری ڈبلیو ایچ ہونسٹر صاحب پادری جے پال نے جاپان پر ایک لیکچر دیا تھا جسکا لب لباب کچھ چیدہ چیدہ ذیل میں ہے۔ جاپانیوں کی حال کی فتوحات اور ہند میں جاپانی ڈیلیگیشون کی تشریف آوری کی وجہ سے ہندوستانی پبلک کے سامنے جاپان روشن کی مانند چمک رہا ہے۔ ہندوستان کی طرح جاپان بھی ایک ایشائی ملک ہے۔ چینی لوگ اِس کو جی پنگو اور جاپانی نیپون اور ڈے نیپون یا نیپون اعظم کہا کرتے تھے۔ یورپ میں یہہ جاپون اور انگلستان میں جاپان کے نام سے مشہور تھا۔ وسعت میں یہہ ہندوستان کا ۱/۸ اور آبادی میں ۱/۶ واں حصہ ہے یعنی ۴۳۷۶۳۸۵۵ کی آبادی ہے۔ قدیم زمانہ میں یہہ ملک ۶۸ صوبوں میں منقسم تھا مگر اب اسمیں ۴۷ صوبے ہیں۔ دار الخلافہ ٹوکیو کی آبادی ۱۴۲۰۱۲۱ ہے اور پرانے دار الخلافہ یوکوہامہ کی آبادی ۱۹۳۲۰۶۲ ہے لیکچرار کا بیان ہے یوکوہامہ ہمارے لئے خاص غمناک دلچسپی رکھتا ہے کیونکہ یہہ وہ مقام ہے جہاں پر سے ہمارے لائق ڈاکٹر ستیھیا ندھان صاحب اِس جہان فانی سے اپنی اعلیٰ خدمت پر منتقل کئے گئے۔ جاپان کے قدیم باشندے

آئنو کہلاتے ہیں جس کے معنی کتا ہیں۔ مگر یہ نسل اب معدوم ہوتی جا رہی ہے اور موجودہ نسل جدید جاپانی ہیں۔ ذکور کے قد کی اوسط بلندی ۵ فیٹ ۴ انچ ہے۔ اور اناث کی ۴½ فیٹ اگرچہ وہ لوگ عمل جیو جتسو کے ذریعہ سے پستہ ہوگئے ہیں تسپر بھی جاپانی لوگ بڑے قد آور آدمی کو بھی دے مارتے ہیں۔ انکا خاص پیشہ چاول۔ کپاس۔ اور چاء کی زراعت اور ریشم کے کیڑوں کی پرورش کرنا ہے۔ ملک میں سے کوئلہ۔ تانبا۔ لوہا۔ سونا۔ چاندی۔ سیسہ اور گندھک برآمد ہوتے ہیں اور سنہ ۱۹۰۴ء میں ۸۳۶۰۰۰۰ پونڈ کی آمدنی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ دو مذکر و مؤنث دیوتاؤں نے جنکا نام ایزاناگی اور ایزانامی ہے جزایر جاپان کو تعمیر کیا تھا۔ بدھ مت۔ کنفیوشن ازم۔ اور شنٹو ازم یعنی بزرگوں کی پرستش کرنا یہ تین بڑے بڑے مذاہب جاپان میں رائج ہیں۔

سب سے پہلے سنہ ۱۲۹۵ء میں جاپان کو مارکو پولو نے دریافت کیا تھا۔ سنہ ۱۵۴۲ء میں لکھا دہان جاری ہوا۔ جاپان کا پہلا بادشاہ جو جیمو نام تھا ۶۶۰ قبل از مسیح تک حکمران رہا۔ موجودہ شہنشاہ نے ۳ فروری سنہ ۱۸۶۷ء میں عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور لقب متسوہیتو سے ملقب ہوا۔ اور ذیل کے سرکاری اصول کا اعلان کر دیا (۱) تمام امور عوام الناس کی رائے کے ذریعہ سے فیصل ہوا کرینگے (۲) ہر ادنی و اعلی درجہ کے لوگ سوشل اور پولیٹکل اکانومی کا مطالعہ کریں (۳) ملک کے ہر ایک شخص کو امداد دیجاویگی کہ وہ تمام عمدہ مقاصد میں اپنی مرضی کو پورا کر سکے (۴) قدیم زمانہ کی تمام بیہودہ دستورات سے اجتناب کیا جاوے ہر ایک معاملہ کا بے رو رعایت انصاف کی بنا پر عمل میں آوے (۵) سلطنت کی بنیادوں کو مستحکم کرنے کو دنیا کی ہر سمت سے دانائی اور لیاقت حاصل کرنی چاہیے۔ جاپان کے انتظام سلطنت میں سات ابواب ہیں (۱) شہنشاہی (۲) رعایا کے حقوق و فرایض (۳) شاہی اکل و شرب (۴) سلطنت کے وزراء اور پریوی کونسل (۵) محکمہ (۶) محاصل (۷) اتفاقی قواعد۔ شاہی اکل و شرب کا آغاز سنہ ۱۸۹۰ء سے ہوا تھا۔ سب سے پہلے فرانسس لازیر نے سنہ ۱۵۴۹ء میں یہاں پر مسیحیت کی منادی شروع کی۔ پہلی جاپانی کونسل کا نام پالو دے سنتافی یعنی مقدس پال کا ایمان گذشتہ دو صدیوں میں ایذا رسانی کی وجہ سے یہی مذہب زایل ہوگیا تھا۔

شہنشاہ حال کی تخت نشینی کے وقت سے ذات پات کا امتیاز ٹوٹ گیا۔ وسیع انسانیت کی بنیاد قائم ہوئی۔ مستورات کو مردوں کے مساوی رتبہ اور پایہ ملا جہاں پر کی تعلیم شروع ہوئی اور بچے کی ۶ سال کی عمر سے تعلیم لازمی قرار دیگئی۔ عام ابتدائی مدارس اعلی ابتدائی مدارس۔ پرائمری سکول ہائیر پرائمری سکول ہائی سکول۔ اور کالج قائم کئے گئے۔ کنڈر گارٹن سکول شروع ہوئے سنہ ۱۹۰۲ء میں عام ابتدائی مدارس ۳۸۷۶۴۹۵ لڑکے اور ۳۵۹۰۳۹۱ لڑکیاں اور اعلی ابتدائی مدارس میں ۷۹۵۰۰۸ لڑکے اور ۲۳۶۸۹۲ لڑکیاں تھیں۔ ۲۵۴ کنڈر گارٹن سکول تھے جنہیں ۱۰۳۲۷ چھوٹے چھوٹے لڑکے اور ۸۹۷۲ لڑکیاں تعلیم پاتی تھیں۔ ۱۶۹ اعلی نارمل سکول تھے جنمیں ۱۷۲۱۵ طلبا تھے۔ انہیں سے ۳۵۹۰ گریجوایٹ تھے۔ ۱ سال قانون میں ۱۴۱ امیڈیسن میں ۱۹۴ انجنیرنگ میں ۱۱۷ علم ادب میں ۶۷ سائینس میں ۱۲ اور فن زراعت میں ۲۰ گریجوایٹ تھے۔ لڑکے اور لڑکیاں اعلی جماعتوں میں ہرگز چڑھائے نہ جاتے تھے تاوقتیکہ وہ ۱۴ سال کے اور جاپانی زبان میں ماہر نہ ہو جاتے تھے۔ کسی پرائمری سکول میں نہ تو ۱۲ جماعتوں سے زیادہ ہوتی تھیں اور نہ ہر ایک جماعت میں ۷۰ طلبا سے زیادہ ہوتے تھے۔ اور عمر داخلہ ان کی ۶ سال تھی۔ سنہ ۱۹۰۲ء میں پرائمری سکولوں کی تعلیم پر ۲۹۸۱۵۷۴ پونڈ خرچ ہوا۔ قاعدہ یہ تھا کہ سند یافتہ استاد تعلیم دیا کرتے تھے جنکی ماہوار تنخواہ ۴۵ شلنگ سے کم اور ۱۰ پونڈ سے زیادہ نہ ہوتی تھی۔ ۱۵ سال کی ملازمت کے بعد وہ علیحدہ ہو جاتے تھے اور باقی زندگی بھر انکو پنشن ملتی رہتی تھی اور اس کی وفات کے بعد اس کے خاندان کو گذارہ ملتا تھا۔ اس بات کو ہندوستان کے تعلیمیافتہ لوگ غور کریں۔ طلبا کی فیس ۱ سے ۲ سین تک ہوتی تھی۔ اور یہ مساوی ہے ۵ سے ۱۰ پنس تک۔ پہلی مقدار فیس کی دیہات میں لیجاتی تھی اور دوسری مقدار شہر کے مدرسوں میں۔ سنہ ۱۹۰۲ء میں ۷۰۰۰۰ سند یافتہ اور ۲۲۱۲۵ غیر سند یافتہ استاد تھے۔ سکنڈری سکول کے امیدوار کی عمر ۱۲ سال سے اوپر کی ہوا کرتی تھی اور جنہوں نے ہائیر پرائمری میں اپنی تعلیم پوری کر لی ہوتی تھی۔ ہائیر پرائمری کی جماعت میں ۵۰ سے زیادہ طلبا نہ تھے اور ہر جماعت میں دو استاد تھے۔ نارمل سکولوں میں لڑکوں کا کورس ۴ سال کا ہے اور لڑکیوں کا ۳ سال۔ ذیل کے مضامین نارمل سکولوں میں عموماً پڑھائے جاتے ہیں۔ لڑکوں کے لئے اخلاقی سبق۔ اتالیقی جاپانی زبان چینی تواریخ۔ ڈرائنگ۔ لکھنا۔ موسیقی۔ ورزش۔ قواعد۔ غیر ممالک کی زبانیں۔ فن زراعت۔ تجارت۔ اور دستکاری کے مضامین ہیں۔ لڑکیوں کے لئے اخلاقی سبق۔ اتالیقی جاپانی زبان چینی۔ تواریخ جغرافیہ۔ ریاضی سائنس انتظام خانہ داری۔ لکھنا۔ ڈرائنگ۔ موسیقی۔ اور ورزش۔ لڑکیوں کے ۷۰ ہائی سکول ہیں جنمیں ۱۷۵۴۰ لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ اور ۲۶۳۱ گریجوایٹ ہو گئی ہیں۔ اوسط لڑکوں کی ۹۰ اور لڑکیوں کی ۹۰ فیصدی ہے جو مدرسہ جاتے ہیں۔ اس وقت ایک ہزار لڑکیاں ڈگری کیخاطر کالجوں میں تعلیم پا رہی ہیں۔

جاپانیوں کو پوشیدہ سسٹم کی تعلیم ہوتی ہے جیسے کہ انگریزوں کو سواری کی اس سے عالمگیر فیاضی جذبات

کا دبانا۔ اور ناظرین کے سامنے حتی المقدور اپنے آپکو نہایت ہی دلپسند بنانا اور انکو کسی قسم کی ذاتی تکلیف نہ پہنچانی مقصود ہے۔ ہر ایک اچھی بات کو ہر سمت سے اگرچہ وہ دوزخ ہی سے بھی کیوں نہ ہو لے لینا۔ اپنے تیقن کے مطابق کام کرنا۔ ۱۷ سال کی عمر سے پہلے لڑکیوں کی شادی نہ کرنا۔ بیوگان کا عقد ثانی کی اجازت دینا۔ گداگری کو روکنا گلی کوچوں میں تجارت کرنی۔ عورت کے ساتھ نسبت کو مستحکم تصور کرنا۔ وغیرہ وغیرہ باتیں جاپانیوں کی موجودہ زندگی کے مختلف پہلو ہیں۔ گذشتہ ۴۰ سالوں کے اندر ۵ ہزار میل ریل بنی ہے۔ ۵۰۰۰ پوسٹ آفس ۱۸۰۰ ٹیلیگراف آفس ۱۰۴۳ ٹیلیفون آفس ہیں۔ گذرے سال ۱۵ کروڑ خطوط ۲۰۵ کروڑ پیغامات تار برقی ۱۱۰ کروڑ ٹیلیفونی مراسلات بھیجے گئے۔ بے تار کی تار برقی بھی ایجاد ہو گئی ہے مگر وہ فی الحال مخفی ہے۔ جاپان میں لارڈوں اور کامنزکی ایک پارلیمنٹ ہے لارڈس میں شاہی خاندان اور شہزادوں اور امرا ممبر ہیں اور کامنز میں ۳۷۶ اشخاص ہیں جو اُن لوگوں سے منتخب کئے گئے ہیں جو ایک پونڈ سالانہ سے کم ٹکس نہیں دیتے اور ۲۵ سال کی عمر سے زیادہ کے ہیں۔ فوج میں ایک لاکھ ۶۴ ہزار ملازمت میں ہیں اور ۴ لاکھ ۳۰ ہزار ریزرو ہیں۔ بحری بیڑے میں ۱۴۰۰ اسٹیمر ہیں جنپر ۶ لاکھ بار برداری ہے۔

ہر ۳۰۰ جاپانی میں ایک مسیحی ہے مگر مسیحی طبیعت ملک بھر میں جاری ہے۔ روس کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے جاپانیوں نے اپنے دشمنوں کے ساتھ مسیحیوں کی طرح انسانیت سے کام لیا۔ جبکہ روس نے جو ظاہرا عیسائی ہے ان کے ساتھ بیدینوں کا سا سلوک کیا جاپانیوں کی نیک سلوکی ایسی تھی کہ بہت سے روسی اسیروں نے اپنے آپکو طبعی جاپانی رعیت بنا دیا۔ ہر ایک جاپانی مسیحی اپنے آپکو مشنری تصور کرتا ہے۔ ۱۱۳ کرسچن انڈیور سوسائٹی ہیں جنمیں ۴۶۳۵ ممبر ہیں۔ وائی ایم سی اے کی سوسائٹی میں ۸۰۵ طلبا ہیں اور ۲ ہزار سے زیادہ ممبر مسیحیوں کی تعداد شریک عشاء ربانی ایک لاکھ ۳۴ ہزار اور کل تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار ہے۔ اِن مسیحیوں کا اعلیٰ مقصد سلف سپورٹ۔ سلف گورنمنٹ اور سلف پروپیگیشن ہے۔ ڈاکٹر ہرڈا کے ماتحت ٹوکیو میں جو کلیسیا ہے وہ سلف سپورٹ اور سلف گورننگ ہے۔ اِس نے ۴ مشنری کوریا میں اور ۳ چین میں بھیجے ہیں۔ جو کچھ جاپان نے کیا ہے وہ ہندوستان کر سکتا ہی اور اِس شریف نمونہ کو اپنے سامنے رکھکر۔ ہندوستان جاگے اور اپنے جاپانی بھائیوں سے سبقت لیجاوے۔

مسیحی کارندوں کے لئے ہدایتیں۔

۴۔ یونا نبی کا تجربہ۔

یونا کا تجربہ تو اور بھی زیادہ عام قسم کا ہے۔ یہاں پر قابل غور بات یہہ آن پڑتی ہے کہ کسطرح یونا کے خدا کو سمجھنے کی ناکامیابی اس کی ناقابلیت کا باعث ہوئی اس کا تجربہ اِس بات کو بڑے زور سے تبلا رہا ہے کہ خدا کی خدمت کے لئے خدا کی شناخت کی اشد ضرورت ہے (یونا ۱:۱۰۔ ۳)۔ فرض کی ادائیگی کا خیال ایک حقیقی خیال تھا کیونکہ اُس کو یہہ محسوس ہوا کہ خدا اس سے یہہ کام کرانا چاہتا ہے۔ کیا ہم میں سے ہر ایک شخص نے خدا کو یہہ کہتے ہوئے سنا ہو کہ "اٹھو جاؤ" تا وقتیکہ ہم حتی الوسع کوشش نہ کریں اِس وقت تک ہماری زندگی گویا شروع ہی نہیں ہوئی۔ یونا نے جان بوجھ کر ہٹنے کا ارادہ کیا۔ بہت سے مسیحی بھی برابر ایسا ہی کرتے ہیں۔ بہت تو ایسے ہیں جو فرض کی ادائیگی کا پورا خیال ہی نہیں رکھتے لیکن بہت سے جنکو یہہ خیال ہے کبھی تو وہ حتی الوسع اس سے ٹلنا چاہتے ہیں۔ غور کرو کہ پہلے پہل تمام حالات ایسے واقع ہوئے کہ جن سے یونا کے لئے نافرمانبرداری آسان ہو گئی۔ اسمیں شک نہیں ہے کہ وہ خیال کرنے لگا کہ انتظام الٰہی سے ایسے سامان درپیش ہو گئے ہیں جنسے ظاہر ہوتا ہے کہ میں اِس فرض کو ادا نکروں۔ اِس مختصر کہانی پر ایک بار سرسری نظر ڈالو۔

اِس طرح سے بہت سے آزمائے والے کی بات میں آجاتے ہیں جو ظاہرا سبز باغ دکھا کر جال میں پھنسانا اور گناہ کے گہرے گڑہے میں لے جاتا ہے لیکن سب بے سود۔ یونا کے لئے خدا نے کام مقرر کیا ہوا تھا اور وہ اس بات کی انتظاری کرتا تھا کہ یونا کمزور تو ہے مگر سچا نبی ہے۔ نیک دل سے اپنے گناہ کا اقرار کرے اور اپنے فرض کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ افسوس پیشتر اِس کے کہ خدا کے فرزند اُس کی پاک مرضی بجالانے کے لئے تیار ہوں انکو اکثر تنبیہ کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ یونا کی خودغرضی اور تنگ خیالی نے اپنے فرض کے بجالانے میں اِس کی زندگی کو خدا کی طرف کڑواہٹ اور نینوہ کی طرف نامعاف کرنے والی روح سے بھر دیا۔ بہت سے مسیحیوں نے جو بڑے مفید اور اکثر صورتوں میں مددگار بھی تھے اپنی خدمت کو اپنی بدمزاجی یا خودغرضی سے خراب کر لیا ہے۔ تمام زندگی یا تو فرض کو ادا کرنے یا اُس سے ہٹنے کی کشمکش کے سوائے اور کچھ نہیں۔ ہر ایک جو اپنے فرض کی ادائیگی سے پہلوتہی کرنا چاہتا ہے وہ خدا سے چھپنے کی کوشش کر رہا ہے ذرا اسکی بیوقوفی تو دیکھئے۔

دعا۔ الٰہی مالک! تو نے مجھے سب سے عمدہ کام کرنے کے لئے عطا فرمایا ہے۔ میرے تمام کاموں میں اپنے نور چہرے کو مجھ پر چمکا۔ کاشکہ میں اپنے فرض کی ادائیگی سے نہ ہٹوں بلکہ تیری فرمانبرداری کرنے والی روح سے معمور ہو جاؤں۔

یونان اور رومانیہ کے تعلقات بالکل فسخ ہو گئے۔ روس نے رومانیہ میں رہنے والے یونانیوں کی حفاظت کا ذمہ لیلیا ہے۔

مراسلات

آریہ سماجیوں کی ایک ٹیڑھی چال

ان دنوں ایک مضمون آرین اخبار میں گشت کر رہا ہے جس کا لب لباب یہہ ہے کہ کتاب تحفۂ آریہ سماج میں چند فقرے .... شائع ہوتے ہیں اس لئے مصنف کتاب شیخ عبد العزیز صاحب کو گورنمنٹ سے تنبیہ دلانا چاہئے میں بڑا حیران ہوں کہ آریہ سماج نے یہہ کون جواب کتاب مذکور کا دیا ہے اگر واقعی آریہ سماج بھی اُس کتاب کو لاجواب کتاب تصور کرتی ہے تو انسانیت تو یہہ تھی کہ بہت جلدی سچائی کو قبول کر کے ویدک دھرم کو سلام کرتے جیسا کہ ہمیں شروع سے خیال تھا لیکن افسوس کہ اُسی تلخی بھرے برتن سے کچھ اور ہی ظاہر ہوا۔

ناظرین اگر آپ نے وہ کتاب دیکھی ہے تو امید ہے کہ آپ میرے ہمزبان ہوں گے اور اگر نہیں دیکھی تو میں درخواست کرتا ہوں کہ ایک دفعہ ضرور ایسی کتاب کو دیکھنا چاہئے جس سے آپ کو ان سماجیوں کی چالاکی خود بخود معلوم ہو جائیگی نہایت افسوس کی بات ہے کہ ایسی مہذبانہ و متانت خانہ کتاب بھی آریہ سماج کو بری معلوم ہوئی حالانکہ خود آریہ سماج تحریروں اور تقریروں سے ہر ایک مذہب الامان الامان پکار رہا ہے چنانچہ انہی ناجائز حملوں کے باعث آریہ سماج کے چند ممبروں و اپدیشکوں کو سزائیں بھی مل چکی ہیں جسکا کہ خود نامہ نگار صاحب کو بھی اقرار ہے بلکہ خود مضمون لکھتے وقت نامہ نگار صاحب اپنی سخت کلامی کے باعث قانونی شکنجہ میں جکڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ کتاب تحفۂ آریہ سماج جس مہذب پیرایہ میں لکھی گئی اُسکی جسقدر تعریف کی جاوے تھوڑی ہے یہہ صرف میرا ہی خیال نہیں بلکہ عام لوگوں کا خیال ہے میں یہاں صرف ایک صاحب کی رائے دربارۂ تحفۂ آریہ سماج نقل کرتا ہوں۔ اخبار جلوۂ نور لاہور مطبوعہ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۶ء جلد ا نمبر ۳ میں از طرف ککشیا رام اوپکاری لاہور ایک مضمون بعنوان سمواد درج ہوا ہے جسمیں نامہ نگار صاحب تحریر کرتے ہیں کہ مہاشہ دھرمپال صاحب موصوف کے تبدیل نام نے دنیا کو کچھ فائدہ نہ پہنچایا کیونکہ انہوں نے بنی نوع انسان کے درمیان خواہ مخواہ کی مغائرت اور نفرت کو ترقی دینے کا کام کیا مگر مجھے جیسا کہ میں نے سنا ہے امید ہے بابو عبد العزیز صاحب بنی نوع انسان کے درمیان سے خواہ مخواہ کی مغائرت اور نفرت کو دور کرنے کی کوشش کرینگے اور پھر ایک جگہ لکھا ہے کہ بابو عبد العزیز صاحب نے وہ طریقہ اختیار نہیں کیا" ناظرین کیا اس سے بڑھکر اور شہادت تحفۂ آریہ سماج کے مہذبانہ و محققانہ ہونے میں درکار ہے جبکہ خود ایک ہندو اُسکی تعریف میں تر زبان ہے حالانکہ مذہبی طور پر اس کو بھی عبد العزیز صاحب سے تعصب ہو سکتا تھا۔ لیکن کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی شریف آدمی خواہ مخواہ کے تعصب سے جھوٹ جیسی نجاست اوگلے۔

نامہ نگار صاحب نے شیخ صاحب پر یہہ الزام لگایا کہ وہ کتاب نفاق ملکی کا الزام آریہ سماج کو دے رہی ہے لیکن میں اس بات کو ثابت کرتا ہوں کہ یہہ خیال صرف شیخ صاحب کا ہی نہیں بلکہ تمام قومیں بالاتفاق اس بات پر متفق ہیں کہ آریہ سماج ہی نفاق کی جڑ ہیں چنانچہ پچھلے دنوں الحکم میں بھی سودیشی تحریک کے متعلق پیسہ اخبار سے ایک مضمون تھا جس کے لکھنے والے کوئی صاحب ہندوستان کے ہیں۔

لاہور کا مشہور و معروف اخبار ستاتن دھرم گزٹ مطبوعہ ۶ جون سنہ ۱۹۱۶ء رقم فرماتا ہے کہ ہندو مسلمانوں میں اتفاق ہو گیا تھا مگر چونکہ ہندوستان کی بدقسمتی کے دن باقی تھے اس لئے سوامی دیانند تولد ہو گئے اونہوں نے ایسا زہریلا اثر پیدا کیا کہ کل قوم میں نفاق کی آگ مشتعل ہو گئی"۔

ناظرین کیا اس سے بڑھکر اور شہادت کی ضرورت ہے؟ کیا اس سے یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ واقعی ہندو مسلمانوں کے درمیان نفاق پیدا کرنے والی قوم کو پہلے سمجھا لینا ضروری ہے" تو کیا نقصان اور کونسا ہرج واقع ہو گیا۔

ناظرین۔ بابو عبد العزیز صاحب تو ایک طرف رہ گئے میں خود کہتا ہوں کہ اخبار مسافر آگرہ نے شیطانی خطوط شائع کر کے تقریباً پچاس لاکھ انڈین عیسائیوں کا دل دکھایا جس کے لئے میں اشارۃً کئی دفعہ آریہ سماج کو اطلاع دے چکا ہوں افسوس کہ اس قابل شرم کارروائی پر کسی آریہ سماجی نے نوٹس نہ لیا۔

واقعی آریہ سماج کے ناجائز و بے جا حملوں نے تمام مذاہب انڈیا کا دل پاش پاش کر دیا ہے۔ بعض صاحبان تو مجبور ہو کر عدالت تک بھی پہنچے مگر افسوس کہ سماجی اپنی کارروائی سے باز نہ آئے آخر میں ہم ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ کتاب تحفۂ آریہ سماج نے واقعی آریہ مذہب کا خاتمہ کر دیا مجھے یقین ہے کہ آریہ سماج اس تحفہ کے حربہ سے قیامت تک بھی سنبھل نہیں سکتے شیخ صاحب نے جس خوبی اور قابلیت سے کتاب مذکور کی دو جلدیں شائع کیں قابل رشک ہے اسمیں یہہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ موجودہ آریہ مذہب کے جتنے اصول ہیں وہ سب انکی مسلمہ کتابوں کے بالکل برخلاف ہیں اور پھر ہر ایک مضمون کے متعلق کافی ذخیرہ بحث کا جمع کر دیا جس سے عام منادوں کو بڑی بھاری مدد پہنچ سکتی ہے خاصکر ہم اپنے عیسائی منادوں کی خدمت

میں بڑے زور سے درخواست کرتے ہیں کہ اس کتاب کو ضرور پڑھنا چاہیے بالآخر ہم بابو جگدمبا پرشاد ورما (عبدالعزیز صاحب) صاحب کو اس قابل قدر کتاب کے تصنیف کرنے پر تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں بابو صاحب بہت جلد اس کتاب کا تیسرا حصہ شائع کر کے شائقین کتاب کی بیقراری کو نہ بڑھائینگے؛

راقم ——

رحمت مسیح از شاہ کوٹ ضلع گوجرانوالہ

مسٹر دھرم پال اور آریہ سماج

پچھلے دنوں مسٹر دھرم پال سابق منشی عبدالغفور کی چٹھی اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر و دیگر آریہ اخبارات میں شائع ہوئی جس کا خلاصہ یہہ تھا کہ مسٹر دھرم پال کو چند ایک مسلمان اور عیسائی بغرض شدھی خط لکھ رہے ہیں اور وہ آریہ ہونا چاہتے ہیں۔ اس واسطے مسٹر دھرم پال اس چٹھی کے ذریعے آریا سماج سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر ان نو آریوں سے برادرانہ تعلقات و گذارہ وغیرہ قائم کرو تو وہ انکو شدھ کر سکتے ہیں جس کے جواب میں مسٹر بنواری لعل شرما نامی آریہ نے اخبار مسافر آگرہ کے ذریعہ جو جواب دیا وہ قابل دید جواب ہے جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ آریہ سماج کسی طرح سے بھی ان نئے آریوں سے برادرانہ تعلقات نہیں قائم کر سکتی وہ اپنے طور پر تمام نئے آریہ ملکر برادرانہ برتاؤ کر سکتے ہیں کیونکہ جب تک وہ آریہ سماج کو پورے طور پر اپنا آریہ ہونا ثابت نہ کر دکھائیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ پھر نامہ نگار صاحب مسٹر دھرم پال کی تعریف کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے خیالات سے آریہ سماج پر ثابت کر دیا کہ وہ سچے دل سے آریہ ہیں آخر میں صاحب مضمون دھرم پال کو لکھتے ہیں کہ شاید یہہ مضمون لکھتے وقت آپ پرماتما کی گود سے اکثر لڑکوں کی مانند مٹی اوچھالنے لگے ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔

اس میں چند باتیں قابل غور ہیں (۱) یہہ کہ "آریہ سماج کسی آدمی سے برادرانہ برتاؤ نہیں کر سکتی جب تک وہ پکا آریہ ہونا ثابت نہ کر دے" ناظرین اس فقرے کو غور سے پڑھو اور جو چاہے نتیجہ نکالو میرے خیال میں تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جتنک جتنے آدمی عیسائیوں اور مسلمانوں سے آریہ ہو کے تمام کسی لالچ سے ہی ہوتے نہ سماج کے لئے۔ صاحبان جب یہہ حالت ہے کہ آجتک آریہ سماج کو ان نئے آریوں پر اعتبار ہی نہیں تو یوں ہی شور کرتے رہنا کہ فلان عیسائی آریہ ہو گیا فلان مسلمان آریہ ہو گیا فضول ہے اجی جناب اگر چند بندہ درہم و دینار ...... آریہ ہو گئے تو ہرج ہی کیا آریہ سماج کو بجائے فخر کے شرم کرنی چاہئے؛

(۲) یہہ کہ کہتے ہیں کہ دھرم پال نے اپنا آریہ ہونا ثابت کر دیا میرے خیال میں دھرم پال کا وہ فعل جس سے انکی صاف دلی آریہ سماج پر ظاہر ہوئی ترک تہذیب ہی ہے لیکن انصاف پسند طبع کے حقیقتا انکی خرابی خوب کر رہے ہیں وہ عام ناظرین پر پوشیدہ نہ ہوگی انہیں سوائے فحش گالیوں کے اور ہے ہی کیا ہاں اگر اس اعلان کے ذریعہ باقی نئے آریوں کو بھی یہی سکھلانا چاہتے ہیں کہ جو کوئی عیسائیوں یا مسلمانوں سے آریہ ہووے وہ ہردو مذہب کے بزرگان کو گندی گالیاں نکالنے میں شرم و حیا کو بالکل کام میں نہ لاوے تو خیر مبارک لیکن یاد رکھیں کہ اس سخت کلامی کا نتیجہ آریہ سماج کے حق میں نہایت خطرناک ثابت ہوگا۔

پھر آپ لکھتے ہیں کہ دھرم پال اس مضمون لکھتے وقت پرماتما کی گود سے لٹککر لڑکا بن گیا ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ اور کون مضمون دھرمپال کا ہے جو شریف لوگوں کے پڑھنے کے لایق ہو سچ کہتا ہوں کہ شریف آدمی تو دھرمپال کی تصانیف کو ہاتھ لگانا بھی عیب سمجھتے ہیں ہاں اگر آپ کے وہ مضمون پرماتما ہی کی گود میں بیٹھکر لکھے گئے ہیں تو ہم ایسے دھرم کو دور ہی سے سلام کرتے ہیں جسکا پرماتما ہی ...... ہو؛

راقم ——

رحمت مسیح۔ از شاہ کوٹ

خوفناک مباحثہ

چند ہفتوں سے بحث و مناظرہ کی مشق کے لئے نور افشان میں ایک مضمون بعنوان "ناجائز بیویاں و ناجائز بپتسمہ" تیار کیا گیا ہے جسمیں کئی عالم اجل اور نکتہ سنج بزرگ اپنی دقیق اور رشیق تحقیقات اور جودت طبع کے جوہر دکھا چکے ہیں۔ لیکن ہم کیا اور ہماری بضاعت کیا کہ اس سنگ گران کو جو جید اور جنید کی زور آزمائی اور حق آرائی کے لئے رکھا ہے جنبش دے سکیں۔ آپ بزرگ ہادئی دین اور پیشوا، امین ہیں اور اس مسئلہ کو جو آپ کی تحت ذمہ داری و جوابدہی اور فرائض کی ادائیگی سے خاص ہے ہماری نسبت بطریق اولیٰ جانتے اور پہچانتے ہیں۔ آپ مجاز ہیں کہ ایک کو بپتسمہ دیکر مسیحی بخشائیش سے اعزاز بخشیں اور دوسرے کو اس سے تہی دست اور محروم رکھیں۔ اسمیں غیر کو مجال سخن اور محل چون و چرا کیا! پس ایسے امور میں جو بالتخصیص آپ کے عہدہ اور خدمت سے متعلق ہوں ہماری مداخلت بحیثیت کلیسیا کے معمولی ممبر ہونیکے اجرم اور قابل تعزیر ہے۔ الا ایک بات جسمیں قدرے ہمارا بھی حصہ اور بخرہ ہے وہ بائبل اور بائبل کی تعلیم ہے اس لئے اس اشتراک کی بنا پر ہم بھی بمصداق طوطی کی صدا نقار خانہ میں کچھ کہنا چاہتے

ہیں۔

۱۔ آیا کثرت الازدواجی سوشل رسم ہے یا کہ ریلجس قوانین بائبل دو انواع پر منقسم ہیں ایک سوشیل یعنی قومی اور ملکی دستورات اور دوسرے ریلجس یعنی مذہبی اور اخلاقی ۔ چنانچہ ان کی تمیز اور تفریق پرانے اور نئے عہد نامے دونوں میں کی گئی ہے ۔ بعض رسمیات محض ملکی اور قومی ہوا کرتی ہیں جو ایک خاص قسم کے لوگوں اور ملک کے لئے وضع کی جاتی ہیں ۔ چونکہ ایسے بیانوں سے بائبل بھری پڑی ہے لہذا حاجت نہیں کہ بنی اسرائیل کے طریق معاشرت و تمدن ۔ حرام وحلال روزانہ برتاؤ اور دیگر امور پر مطول اور مفصل بحث کی جائے جس سے بجز تضیع اوقات اور کچھہ نتیجہ مرتب نہ ہوگا۔ رہے اخلاقی احکام اور شرایع ۔ یہہ وہی طبعی قانون ہے جو خدا نے تمام بنی آدم کے دل و دماغ میں ودیعت کر دیا ہے جس سے وہ گناہ کو گناہ اور صواب کو صواب پہچانتے ہیں ۔ جو ہمیشہ انکی روز مرہ زندگی اور روش پر اپنا دباؤ اور اثر ڈالتا رہتا ہے اور انہیں تمام معاملات کی نسبت مجرم ٹھہراتا یا معذور رکھتا ہے (رومیوں ۲: ۱۵ و ۷: ۲۳)۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کثرت الازدواجی ہر دو انواعات سے کس کے ساتھہ علاقہ رکھتی ہے ؟ ہماری ناقص سمجھ کے موافق اسے اخلاقی یا باطنی شریعت سے کچھہ بھی لگاؤ اور سروکار نہیں ۔ کیونکہ اخلاقی احکام جو سماک بائبل پر ستاروں کی مانند درخشان و تاباں ہیں اور بڑی شرح وبسط کے ساتھہ عام فہم الفاظ میں بار بار ہمارے سامنے رکھے جاتے ہیں ۔ ان کے سمجھنے کے لئے ہمیں نہ تو کینن ڈیکی اور ایکس پوزیٹری نوٹس کنسلٹ کرنے کی حاجت ہے اور نہ تفسیروں اور تشریحوں کی ضرورت ۔ ہاتھہ کنگن کو آرسی کیا ۔ پر ہمیں ان میں کثرۃ الازدواجی کا سراغ نہیں ملتا ۔ یہاں ہم صرف اتنے پر کفایت کرتے ہیں لیکن آگے چلکر کثرۃ الازدواجی کے جواز یا غیر جواز کے شرح میں کچھہ اور بھی عرض کریں گے ۔

ہمارے نزدیک کثرت الازدواجی سوشل یا قومی مقدمہ ہے جس کو مذہب یا اخلاق سے چندے مس نہیں اور اس کے اس عنوان میں داخل کرنے کی اول وجہ تو یہہ عرض کرتے ہیں کہ اگر یہہ اخلاقی گناہ ہے اور کوئی سوشل یا قومی معاملہ نہیں تو پھر اس میں بحث کی جگہ اور موقعہ کیا بات ہی ختم ہے کیونکہ واقعات نفس الامری اور حقائق ظاہری میں بحث کو دخل کیا آفتاب آمد دلیل آفتاب ۔ جھوٹ ہر حال میں جھوٹ اور زنا ہر حالت میں زنا ہے اس سے گریز اور انکار کرنا صداقت کے گلے پر چھری پھیرنا ہے ۔ اب اگر کثرۃ الازدواجی اخلاقی گناہ ہوتا تو آج یہہ جھنجٹ کیوں کرنے پڑتے ۔ اخباروں کے اوراق کا سیاہ کیا جانا اور بیش قیمت وقت کا خون کرنا اس امر کا گواہ ہے کہ اس کو اخلاق سے کچھہ نسبت نہیں ۔ دوم چونکہ حکم کی غایت واقتضا خدا کی تعظیم و تکریم ہے اور اسی کی اطاعت ہر انسان سے مطلوب ہے پس بہ سبب اسکی متابعت نکرنے کی آدمی مجرم گناہ اور مستحق سزا و عذاب ہے ۔ کیونکہ اس نے اپنی زندگی کی اصلی منشا کو نظر انداز اور فوت کر دیا ہے ۔ لیکن تابعداری کے لئے واضح اور صاف حکم کا ہونا لازم اور واجب ہے جو مطیع سے اتباع اور انقیاد کا طالب ہے ۔ گناہ اس وقت واقع ہوگا جب کوئی ایسے صریح اور بدیہہ حکم سے گردن کشی اور روگردانی کرے ۔ مگر جہاں حکم ہی عنقا صفت ہو وہاں فرمانبرداری اور گردن چہ معنے دارد ۔ اب اگر کثرۃ الازدواجی اخلاقی گناہ ہو تو لازم ہوگا کہ اس کے لئے صاف اور عالمگیر حکم مثل دیگر اخلاقی گناہوں کے ہو جو اس کے جبر جواز پر حکمی فیصلہ دے لیکن اس کی بابت نو نہ انسانی ضمیر یا نور ہدایت دیگر اخلاقی گناہوں کی مانند مزاحمت کرتے اور نہ ہی کوئی صاف حکم دکھائی دیتا ہے ۔ فقط بائبل کے بیانات پر اپنی اپنی تشریحوں اور تاویلوں کی سینہ زوریوں اور سخت گیریوں سے کام لیا گیا اور اپنے خیالوں کے پاس میں صداقت کو مستور کر دیا گیا ہے ۔ اگر آج کثرت الازدواجی مسیحی سوسائٹی میں مذموم اور معیوب سمجھی جاتی ہے تو اس کا سبب صرف سوشل لازم ہیں نہ کہ اخلاقی پابندیاں

۲۔ کثرت الازدواجی کے جواز یا غیر جواز پر آیا بائبل اپنا قطعی فیصلہ دیتی ہے کہ نہیں ؟ قبل ازیں کہ ہم اس سوال کا جواب دیں ہم کثرت الازدواجی کے اخلاقی گناہ نہ ہونے پر کچھہ اور بھی عرض کرنا چاہتے ہیں ۔ ہم اسکو اخلاقی گناہوں کے زمرہ میں داخل نہ کرنیکے لئے نہ صرف مجبور ہیں بلکہ کسی طور لفظ گناہ کا اطلاق بھی اس پر نہیں کر سکتے ۔ گناہ آخر ش گناہ ہے وہ کسی صورت اور رنگ میں کیوں نہ ہو ۔ علاوہ بریں ہر گناہ کی ہولناک خاصیت یہہ ہی کہ وہ اس رشتہ یگانگت و موافقت کو جو خدا اور انسان کے مابین ہے منقطع کر دیتا اور آدمی کو چاہ ضلالت اور خباثت میں ڈبو دیتا ہے ۔ کوئی دوسری شے بجز گناہ کے اس سلسلہ ارتباط اور اتحاد میں رخنہ انداز اور خلل پرداز نہیں ہو سکتی ۔ اب وہ شخص جو متعدد بیویوں کے رکھنے کی خدا کے حکم کی مخالفت کرتا ۔ گناہ کرتا اور گناہ میں رہتا ہے ۔ پس اس کے لئے واجب ہوگا کہ وہ الہی مقاربت اور موانست کے دائرہ سے خارج اور بدر کر دیا جائے کیونکہ کوئی چیز جو ناپاک ہے اس کی حضوری میں جانیکا اقدام نہیں کر سکتی ۔ چنانچہ پاک کلام ڈنکے کی چوٹ پکار پکار کہہ رہا ہے کہ تمام بدکاروں کا حصہ آگ اور گندھک کی جھیل ہوگا جہاں وہ اپنے کئے کی سزا پائیں گے ۔ اور اسی گروہ میں متعدد عورتوں کے شوہر بھی براجمان ہوں گے ۔ شاید کوئی پوچھے ۔ وہ کیوں ؟ کیونکہ وہ کثرت الازدواجی کے گناہ کے مرتکب اور اسمیں زندگی بسر کرنے والے شخص ہیں جنکی ضمیر اس درجہ تک مردہ ہو گئی ہے کہ وہ

گناہ کو گناہ نہیں جانتے اور روحانی موت میں رہتے ہیں۔ اتنا کہکر کثرت الازدواجی کو اخلاقی گناہ ماننے والے صاحبان سے التماس ہے کہ قطع نظر دیگر بزرگوں کے داؤد کہاں ہوگا جسکی نسبت خدا نے خود فرمایا کہ میں نے یسی کے گھرانے میں ایک شخص اپنے دل کے مطابق پایا۔ جس نے ۳۲ اور ۵۱ زبوروں میں کمال الحاح وزاری کے ساتھہ توبہ کی اور اپنے گناہ کو مان لیا۔ لیکن اپنی کثرت الازدواجی کے گناہ پر ہم اُسے کہیں روتے اور پشیمان ہوتے نہیں دیکھتے۔

اس بیان کو ختم کرکے اب ہم اپنے اصل مضمون کی طرف رجوع کرتے ہیں اور وہ یہہ کہ کثرت الازدواجی کے جواز یا غیر جواز پر بائبل کیا کہتی ہے؟ یہاں ہم یہودی کہنا چاہتے ہیں کہ اگر بائبل نے اس پر فیصلہ کن جواب دیا ہوتا تو یہہ بحث بلا لفظ ہوتی مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بائبل اسکے بارے میں بہت درجہ تک خاموش اور چپ ہے اگر ایک طرف اُسمیں ایسے شخصوں کی زندگیاں بطور نمونہ پیش کی جاسکتی ہیں جو ایک ہی عورت رکھتے تھے اور خدا کے دوست اور پیارے تھے تو دوسری طرف ایسے لوگوں کی مثالیں جو متعدد عورتیں رکھتے اور جو اخلاق دینداری اور خداترسی کا ہمارے لئے نمونہ ہیں موجود ہیں یہہ بھی خدا کے مقرب ومصاحب تھے حتی کہ خدا انکو انکا خدا کہلانے سے نہیں شرماتا اور کہتا ہے میں ابراہام کا خدا اور اضحاق کا خدا یعقوب کا خدا ہوں" علاوہ برین ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے یہودیوں کو بار بار طرح بطرح انکی نامناسب اور نازیبا حرکات سے متنبہ اور آگاہ کیا۔ نبیوں کو بھیجا جو انکی برائیوں کی اصلاح کرتے اور اُن کے گناہ کھول کھولکے اُن کے آگے دھرتے تھے۔ پر کثرت الازدواجی کے گناہ کی (اگر یہہ گناہ تھا) مذمت اور خفت سے باوجود اس رسم کے بنی اسرائیل میں رائج ہوتے کے کیوں اغماض اور چشم پوشی کی گئی؟ اس سکوت سے الخاموشی نیم رضا ثابت ہو کہ ایسے اشخاص کے افعال قانوناً اور شرعاً ناجائز ومکروہ نہ تھے۔ اگر ہوتے تو بائبل جو لوگوں کے گناہوں پر برملا اور بغیر جھجکاہٹ کے بڑی دلیری کے ساتھہ اپنا فتوٰی دینے میں نہ کبھی چوکتی اور نہ خطا کرتی ہو اس معاملہ کو کیوں کر ادھر میں چھوڑ دیتی۔ مثال کے طور پر ہم پھر داؤدہی کو لیتے ہیں ہم دیکھتے کہ حتی اوریاہ کے متعلق گناہ کے موقعہ پر ناتن نبی اس کے پاس آتا اور اسکی نازیبا اور ناموزوں حرکت کو اور اُس کے پاداش میں خدا کے سلوک کو بلا رو رعایت اُس کے آگے رکھہ دیتا ہی۔ اس جگہ جس بات پر اس کو ملامت کیجاتی وہ کثرۃ الازدواجی نہیں بلکہ خون اور دیگر برائیاں ہیں جو اس گناہ سے پیدا ہوئیں (۲ سموایل ۱۲: ۷-۱۴ بغور پڑھیں) یہی حال بعینہ دیگر کثرۃ الازدواج اشخاص کا ہے جنکو کبھی اس گناہ کے سبب ملزم اور مجرم ٹھیرایا نہیں گیا۔

تھوڑی دیر کے لئے ناظرین کی توجہ استثنا ۲۱: ۱۵-۱۷ آیات کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے اور فیصلہ بھی آپ کے ہاتھہ میں چھوڑا جاتا ہے آیت کے الفاظ یہہ ہیں "اگر کسی مرد کی دو جوروان ہوں اور ایک محبوب اور دوسرے غیر محبوب ہو اور محبوب اور غیر محبوب دونوں کے لڑکے ہوں اور پلوٹھا بیٹا غیر محبوب سے ہو تو یوں ہوگا کہ جب وہ اپنے بیٹوں پر میراث تقسیم کرے تو محبوب کے پلوٹھے بیٹے کو غیر محبوب کے بیٹے پر جو فی الحقیقت پلوٹھا ہے فوقیت نہ دے بلکہ وہ غیر محبوب کے بیٹے کو اپنے سب مال سے دو تا حصہ دیکے پلوٹھا ٹھیرائے کیونکہ وہ اس کی پہلی قوت کا ہے اور پلوٹھا ہونے کا حق اُسی کا ہے" اب اگر کثرت الازدواجی زناکاری۔ زناکی حالت میں رہنا۔ ساتویں حکم کی عدولی اور اخلاقی گناہ ہے تو اس سے لازم نتیجہ یہہ نکلے گا کہ ایسی اولاد ولدالزنا اور نسل حرام ہو۔ لیکن برعکس اسکے مذکورۃ الفوق آیت ایسی اولاد کو پلوٹھے ہونے کا حق ارزانی اور اس حق رسی پر بزور تاکید کرتی ہے۔ مسٹر ہنری صاحب اپنی تفسیر میں اسکی شرح یوں تحریر کرتے ہیں "اس سے (یعنی اس آیت سے) ایک سے زیادہ بیویوں کے رکھنے کی برائی ثابت ہوتی ہے جسے موسوی شرع نے بند نہیں کیا شاید اس لئے کہ لوگ اپنے تجربوں سے خاندانوں میں اس کی قباحتوں کو دیکھہ کر اس سے دست بردار ہو گئے اور اپنے لئے ایسی دست برداری کے قانون وضع کریں گے"[1] ہم اسپر اور زیادہ عرض نہیں کرتے بلکہ مزید فیصلہ ناظرین باتمکین پر چھوڑ دیتے ہیں

ایک اور آیت جو جناب پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحب اپنے بیان میں کثرت الازدواجی کی نفی میں پیش کرکے فرماتے ہیں "اور توریت میں کثرت ازدواجی کی صریح ممانعت کی گئی ہو" وہ آیت احبار ۱۸: ۱۸ ہے۔ بلاشبہ یہہ آیت قابل غور ہے اور اُس کے الفاظ یہہ ہیں "اور تو کسی عورت کو اس کی بہن سمیت جورو مت کرتا کہ اس کی بھی برہنگی ظاہر کرے پہلی کے جیتے جی کہ یہہ اس کا جلانا ہے" اس آیت کے الفاظ سے کثرۃ الازدواجی کی نفی ثابت نہیں بلکہ اگر نظر تعمق سے دیکھا جائے تو اس کا مطلب ہماری عقل ناقص کے بموجب بیوی کی حین حیات میں سالی کے ساتھہ شادی کرنے یا تعلقات زوجیت رکھنے کا امتناع کیا گیا ہے اور اس کی دو وجہیں بتلائی گئی ہیں اول اس کی برہنگی کا انکشاف اور دوم اس کا جلانا۔ ان کے علاوہ کوئی اور تیسری وجہ ظاہر نہیں۔ کیا خداوند کریم کو یہاں اتنا کہنے کا اقتدار نہ تھا کہ یہہ کثرت الازدواجی ہو

[1] ہمیں اس عبارت سے بالکل اتفاق نہیں ہے بدیں وجہ کہ اول یہہ بیان کلام الٰہی کے خلاف اور بیدینی روشنی کی ہو دوم سفر خروج سے بالکل منافی وغیرموافق ہو سوم اگر یہہ عبارت اور اس کا مطلب درست ہو تو ایک سے زیادہ بیویوں کے رکھنے کی برائی کو موسوی شرع کے بند نہ کرنے سے موسوی شرع کی کمزوری پائی جاتی ہو جو صریح خلاف اور خبط ہو۔ لہذا یہہ عبارت محض لغو ہو۔ ایڈیٹر

اور میں حکم دیتا ہوں کہ تم اس بلا کے چنگل اور اطاعت میں مبتلا نہ ہونا۔ ہمکو اس میں صریح تو درکنار کنایۃً بھی ممانعت کثرۃ الازدواجی ثابت نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ اسکی تمثیل ہماری کم علمی اور نا سمجھی ہو۔

مذکورہ بالا آیت کے سوائے ایک اور تاریخی بیان جو عزرا کے زمانہ سے علاقہ رکھتا "ناجائز بیویوں کو طلاق دینے کی بڑی بھاری مثال میں" تحریر کیا گیا ہے (عزرا ۹ و ۱۰ ابواب) ان بابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عزرا کے زمانہ میں یہودیوں نے اجنبی عورتوں کے ساتھ نکاح کئے اور پھر جب ان کے سرداروں نے اس گناہ کی برائی کو پہچانا تو وہ عزرا کے پاس آئے اور آخرش ان عورتوں کو طلاق دیدی۔ اس طلاق کی وجہ موسوی شریعت تھی (خروج ۳۴: ۱۱-۲۷ مقابلہ کرو استثنا ۷: ۱-۴) یہہ فعل انکی گناہ سے قائلیت اور سچی توبہ کا ثبوت اور حق جوئی کی دلیل ہے۔ عیسائیوں کے لئے غیر مسیحی عورتوں کا رکھنا قانوناً منع نہیں بلکہ جائز ہے (۱-قرنتیوں ۷: ۱۲ و ۱۳) مگر اسرائیل اہل یہود کے لئے ممنوع تھا۔ ناجائز کے بارے میں صرف ہمیں اتنا ہی کہنا ہے کہ اس کا مفہوم کیا ہے آیا پیشین نکاح یا متعدد بیویوں کا رکھنا؟ چونکہ بحث متعدد بیویوں کے جائز اور ناجائز ہونے پر اس لئے اس کا مفہوم یہی بیچاریاں ہونگی۔ لیکن ایسا لکھنا محتاج سند کا ہی جس کے زیر ہم اس فعل کو ناجائز کہہ سکیں ہم کونسی خداوندی شریعت ایسے لوگوں کو بتلائیں کہ وہ اس کے مطابق اپنے عمل بنائیں۔

اب ہم ۱-تمطاؤس ۳: ۲ کی طرف متوجہ ہوتے اور اس کے ساتھ ایک اور آیت جو اس سے بہت ملتی جلتی ہے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں وہ طیطس ۱: ۵ و ۶ ہے جو نئے ترجمہ کے مطابق یوں ہے "میں نے تجھے (یعنی طیطس کو) کریتے میں اس لئے چھوڑا تھا کہ تو باقی رہی ہوئی باتوں کو درست کرے اور میرے حکم کے مطابق شہر بشہر ایسے بزرگوں کو مقرر کرے جو بے الزام اور ایک ایک بیوی کے شوہر ہوں اور ان کے بچے ایماندار" وغیرہ چونکہ مقدم الذکر آیت کے الفاظ بار بار آ چکے ہیں اس لئے ان کے اندراج سے ہر جگہ احتراز کیا گیا ہی ہر دو آیات میں نگہبان اور بزرگ کے لئے ایک ایک بیوی کا ہونا ملحوظ رکھا ہے۔ ان آیتوں کے متعلق چند انگریزی تفاسیر پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) کثرت الازدواجی کی رسم لوگوں کے بیچ جاری تھی اور اس سے مسیحی کلیسیائیں بھی خالی نہ تھیں۔ یہہ برائی کچھ تو پیشین بزرگوں کے بد نمونہ سے (کیونکہ جب انہوں نے ابراہام۔ یعقوب اور داؤد اور اسی قسم کے اور بزرگوں کا احوال پڑھا جو ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھتے تھے تو انہوں نے سمجھا کہ ہمارے لئے بھی ایسا کرنا درست اور جائز ہے) اور کچھ ارد گرد کی قوموں سے انہوں نے اخذ کی۔ کیونکہ اہل مشرق شادی میں وفاداری اور تمیز کی جو بڑی لازمی بات ہے محافظت ہرگز نہیں کرتے بہرحال کچھ ہی کیوں نہ ہو کثرۃ الازدواجی بڑی شدت (Exceedingly prevalent) کے ساتھ ان میں جاری تھی* (رجان کیلون صاحب) ان کے علاوہ البرٹ بارنس صاحب فرماتے ہیں یہہ تو ظاہر ہے کہ کثرۃ الازدواجی کثرت کے ساتھ مانی جاتی اور ناجائز نہیں سمجھی جاتی تھی" پھر ٹامس سکاٹ صاحب یوں رقمطراز ہیں یہاں اس شخص کے لئے جو ایک سے زیادہ بیویاں رکھتا تھا انجیل کو قبول کرتے وقت بانیوں کو چھوڑ دینے کا صاف حکم پایا نہیں جاتا"

(باقی آئندہ) یوحنا خان از سہارنپور

* کثرت الازدواجی ایسی چیز تھی جو یہودیوں کے بیچ عام تھی (کری ساسٹم) ہ

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کے خاطر شایع ہوتا ہے۔ اِس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دیجاتی ہے ؛

شرح چندہ کی حسب ذیل

عوام سے	ع	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	۱۲ ؍	″
″ پچیس روپیہ سے کم ہو	عہ	″
″ پندرہ روپیہ سے کم ہو	۱۲ ؍	″
″ نو روپیہ سے کم ہو	۸ ؍	″

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں ؛

المشتـــــــــہر

پادری ای جی میگاؤ المورہ یوپی (صوبجات)

پرسبیٹیرین بیوگان وبتامیٰ کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۴۷ء میں قایم ہوا ہے۔ تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہیں۔ ساٹھہ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے زیادہ پنشن دی گئی ہے یہہ رقم اُس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے۔ جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اِس وقت اِس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اِس فنڈ کا نرخ کسی اور اِس قسم کے فنڈ سے بہہ ارزان ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اِس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے۔ مردوں کو پیر سالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامیٰ میں اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے

المشتـــــــــہر

پادری والٹر جے کلارک صاحب ایم۔اے

مینجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور۔

اِشتہار

ملتان سی ایم ایس چرچ میں امرتسر کے ٹیکنیکل سکول کی ساخت ایک ریوداس قیمتی دو سو روپیہ کی جیبل میں آئی تھی جو شیشم اور تیل سے بنائی گئی تھی اب گرجہ کے تبدیل ہونیکی کی وجہ سے دوسرے گرجہ میں اسکی جگہ نہ ہونے کے باعث چرچ اسکو فروخت کرنا چاہتا ہے۔ خریدکنندہ کو اسکی تصویر بھی بھیجی جاسکتی ہے سو پاسٹریٹ کمیٹی کی یہہ خواہش ہے کہ اگر کوئی کلیسیا اپنے گرجہ کی آرایش یا کوئی صاحب خانگی آرایش کے لئے اُس کو لینا چاہیں تو وہ اس کی قیمت پیش کردیں تو پاسٹریٹ کمیٹی حتی الوسع تھوڑی قیمت پر اس کو دیدیگی ریوداس بالکل نئی اور عمدہ حالت میں اور بہت خوبصورت بھی ہے

طالب مسیح پاسٹر و سکرٹری پاسٹریٹ کمیٹی ملتان

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱۲؍ معہ ضمیمہ ۸؍
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ″ ۸؍ ″ ۳؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ع	۱۲؍	ے
چوتھائی کالم	۱۲؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	۱۲عہ
پورا کالم	عہ	۱۲عہ	۳عہ
پورا صفحہ	۳عہ	۵عہ	۱۰عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ مابعد کے ؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا

نوٹ

"نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں"

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ
″ ″ ″ ″ ″ ″ معہ محصول ۱۲؍
″ سالانہ آٹھہ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

ضرورت

میں نے سینیئر کیٹی کسٹ کے عہدے سے استعفا دیکر انگلیکن درک متعلقہ چرچ مشنری سوسائٹی چھوڑ دیا ہے جس غیر مشن میں میری خدمت خداوند کیلئے مطلوب ہو بولا لیویں کہ مجھے کام کی ضرورت ہے خط وکتابت پتہ ذیل پر ہو۔

منشی میر عالم خان مسیحی سینٹ جانس کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

ہیرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام	جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب مصدقہ	پانچ ہزار روپیہ انعام

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹر والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوائیوں کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی ڈبہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے دو روپیہ ہیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ د خالص ممیرانی مانند ۶ روپیہ ۔ مصری سرمہ فی تولہ عہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار ۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں ۔ **المشتہر** پروفیسر پیا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۔

ان سے بڑھکر معتبر شہادت اور کیا ہو سکتی ہے؟

بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے صرف نام نامی معہ پتہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے تحریر فرمایا ہے کہ اس سرمہ سے بہتر آنکھوں کی بیماریوں کے لئے یا حفاظت بینائی کے لئے اور کوئی سرمہ یا دوائی نہیں ہے:-

جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست منڈی کرت ۔ جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست گولیر ۔ جناب سری مہاراجہ بہیر راجہ برجکشن سنگھ صاحب بہادر والئے کشن کوٹ جناب لالہ بہادر پرتاپ سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست دریا رداودے پور جناب سری کشن کماری صاحب بہادر تعلقہ دار شہپور بلاری ضلع مرادآباد ۔ جناب مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگوان اودھ ۔ جناب مہاراجہ نرجیت پرتاپ بہادر رسیائے صاحب بہادر والئے ریاست ٹھکوہی ضلع گورکھپور ۔ جناب ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل ۔ ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند جناب خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ۔ ایم اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور ۔ جناب ڈی ۔ ایم ۔ سانگلے صاحب بہادر ایم ۔ بی ۔ ایم ۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ و امرتسر ۔ جناب ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست نیپال ملک نیپال جناب ڈاکٹر سید محمد علی صاحب معالج خاص جناب معلے القاب جناب رانی صاحب کوچ بہار سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ میڈیکل آفیسر ولینڈ علی پور کلکتہ جناب ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ بلدہ شہر علاقہ حیدرآباد دکن ۔ جناب سردار صالح محمد خان درانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خان صاحب والئے ترکستان ۔ جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور جناب ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و اوڈیٹر میڈیکل جنرل آگرہ جناب حافظ میاں خورشید محمد خان خلف نواب الیسین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال جناب پنڈت بالکشن صاحب ایل ۔ ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل لاہور ۔ جناب ڈاکٹر دلیپ سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن انچارج شفاخانہ مہو ضلع جھانسی جناب خان بہادر حکیم محمد بخش صاحب مقام ٹنڈو الہیار خان سندھ ۔ جناب ارسطو زمان حکیم سید امام علی صاحب عرف پیر جی نبیرہ خواجہ غریب نواز اجمیر ۔ جناب مسٹر این گھوش صاحب بہادر بیرسٹر ایٹ لا ہائی کورٹ کلکتہ ۔ جناب ریورینڈ پادری ڈبلیو کیلف صاحب بہادر افواج فرید کوٹ جناب ڈاکٹر لعل خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چھوٹا چھندواڑہ ضلع نرسنگھپور جناب ڈاکٹر سید جلال شاہ صاحب مقام عدن ملک عرب ۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ہیرے کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کیلئے ۱۰ مارچ سنہ [illegible] میں جمع کیا گیا ہے ۔

پادری آر ۔ ڈی ٹرلیسی صاحب ایڈیٹر و مینیجر نور افشان کے واسطے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں دائیلی برادرس کے اہتمام سے چھپا

